فروغ رضویات میں فرزندان اشرفیہ کی خدمات
محمد عبدالمبین نعمانی مصباحی

(فراغت ۱۹۶۹ء)

از: محمد عارف رضا نعمانی مصباحی

بات چلی ہے فلک حافظ ملت کے درخشندہ سیارگان کی۔ تو عرض کرتا چلوں کہ حافظ ملت کی آغوش تربیت نے نہ جانے کتنے سپوت اہل سنت و جماعت کو دیے۔ دین اسلام کی آبیاری کے لیے نہ جانے کتنے مبلغ پیدا کیے۔ بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانے کے لیے نہ جانے کتنے راہبر دیے۔ اعلیٰ حضرت کے افکار ونظریات کو عالم میں عام کرنے کے لیے نہ جانے کتنے مصنف، مقرر اور مدرس دیے۔ احقاق حق وابطال باطل کے لیے نہ جانے کتنے مناظر دیے۔ جب اکناف عالم میں نگاہ ڈالی جاتی ہے تو سیکڑوں شخصیات گونا گوں صفات کی حامل نظر آتی ہیں۔ جن کا احاطہ ناممکن تو نہیں، مشکل ضرور ہے۔ انھیں میں سے ایک حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی مصباحی کی ذات ہے۔ آپ کی ذات اہل سنت و جماعت میں ایک اچھے داعی، قلم کار اور مصنف کی حیثیت سے متعارف ہے۔ حافظ ملت اور مفتی اعظم ہند کی نگاہ ولایت سے آپ نے بھی حصہ پایا ہے۔ دیگر اکابر وقت کی صحبتوں سے بھی فیض پایا ہے۔ ان کی تعلیمات پر خود بھی عمل پیرا ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ آپ مصلح قوم کی بھی حیثیت سے جانے جاتے ہیں کیوں کہ آپ کا عوام سے بڑا گہرا ربط ہے۔ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت ان کی اصلاح کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ آپ صحیح معنوں میں قوم وملت کے لیے ایک دھڑکتا ہوا دل رکھتے ہیں۔ اپنے قول وعمل سے صالح افکار ونظریات کی ترسیل میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں۔

آپ کی پوری زندگی اشاعت رضویات سے عبارت ہے۔ ہر وقت افکار اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ جب بھی اہل علم کا مجمع ہوتا ہے، رضویات کا باب کھل جاتا ہے۔ گفتگو کا مرکز امام احمد رضا اور ان کی تعلیمات ہی ہوا کرتی ہیں۔ جس کی حقیقت ملاقات کرنے والوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ فروغ رضویات کے حوالے سے آپ کی خدمات بیان کرنے سے پہلے آپ کا مختصر سوانحی خاکہ پیش ہے۔

آپ کا نام: عبدالمبین

والد کا نام، محمد بشیر

ولادت: ۱۹۵۱ء/ ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۷۲ھ بروز یک شنبہ، اتر پردیش کے مشہور شہر بنارس کے محلّہ چھتن پورہ میں آپ کی

ولادت ہوئی۔ آپ کے دادا جناب عبدالرحمان صاحب مرحوم محلے کی مسجد کے خطیب وامام تھے۔ آپ کے والدِ گرامی محمد بشیر مرحوم اسی وقت آخرت کے سفر پر روانہ ہوگئے تھے، جب حضرت نعمانی صاحب عہدِ طالب علمی میں تھے۔ چنانچہ آپ کے برادرِ بزرگ جناب محمد الیاس نے آپ کی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دی۔ پرائمری سے پہلے ہی ناظرہ قرآن کی تکمیل اپنے چچا محترم حافظ برکت اللہ مرحوم کے پاس کی۔ ابتدائی اردو کی تعلیم مکتب مسجد مدار بخش ہنومان پھاٹک، بنارس میں حاصل کی۔ پرائمری درجات کی تکمیل جامعہ مظہر العلوم، پیلی کوٹھی، بنارس میں کی۔ پھر اسی ادارے میں درسِ نظامی کی تعلیم کا آغاز کر دیا لیکن جلد ہی مدرسہ چھوڑ کر مولانا عبدالسلام نعمانی سے پرائیویٹ تعلیم حاصل کرنے لگے۔ استاذ نے آپ کو درجہ سادسہ تک پڑھایا۔ اس کے بعد کے درس کے لیے آپ نے مدرسہ اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور کا رخ کیا۔ مدرسہ اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم کے صدرالمدرسین اور شیخ الحدیث حضور حافظِ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ والرضوان نے آپ کا بغیر ٹیسٹ کے جماعتِ سابعہ میں داخلہ لے لیا۔ جسے اس وقت موقوف علیہ اور ترمذی کی جماعت کا نام دیا جاتا تھا۔ آپ یہاں ۱۹۶۷ء میں داخل ہوئے تھے اور دو سال کے بعد ۱۹۶۹ء میں دستارِ فضیلت سے نوازے گئے۔ اس وقت کے آپ کے اساتذہ کرام میں حضور حافظِ ملت کے علاوہ حافظ جی علامہ عبدالرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ، بحرالعلوم مفتی عبدالمنان اعظمی اور مولانا قاضی محمد شفیع مبارک پوری علیہما الرحمہ جیسے اکابر اساتذہ شامل ہیں۔ قراءت وتجوید کی تعلیم جناب حافظ وقاری عبدالحکیم عزیزی گونڈوی سے لی۔ آپ کے ہم درس رفقا میں علمی دنیا کی عظیم شخصیات، خیرالاذکیاء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب سابق صدالمدرسین جامعہ اشرفیہ مبارک پور، علامہ بدرالقادری مصباحی حضرت مولانا قاری احمد جمال عزیزی مصباحی مولانا قاری فضل حق غازی پوری بانی دارالعلوم غوثیہ نظامیہ جمشید پور، مفتی عبدالستار پورلیاوی، مولانا محمد اسلم گورکھپوری وغیرہم شامل ہیں۔

فراغت کے بعد آپ گھریلو کاموں میں مصروف ہوگئے۔ پھر حضور حافظ ملت کے ایما پر آپ نے تدریس شروع کر دی۔ ملک کے متعدد مدارس میں درس وتدریس سے منسلک رہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔

مدرسہ بحرالعلوم بنارس، مدرسہ بحرالعلوم خلیل آباد بستی، مدرسہ مدینۃ العلوم بنارس، مدرسہ تنویر العلوم، جین پور اعظم گڑھ، مدرسہ ضیاء الاسلام ہوڑہ، دارالعلوم غوثیہ نظامیہ ذاکر نگر جمشید پور، دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ، مؤخرالذکر میں عرصہ دراز تک مسندِ تدریس پر متمکن رہے۔ اور اب ناظم اعلیٰ کے منصب پر فائز ہیں۔ ملک بھر میں متعدد تعلیمی ادارے حضرت نعمانی صاحب کی سرپرستی ونگرانی میں چل رہے ہیں اور کئی ایک کے بانی بھی ہیں۔

مدرسہ رضویہ عزیز العلوم، چھتن پورہ بنارس

حضرت، جہاں ملک بھر میں مدارس و مکاتب کے قیام کی فکر کرتے ہیں۔اوراس کے قیام کی لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں،تا کہ دین وسنیت کا کام ہواور مسلک رضا کی اشاعت روزافزوں ہواورلوگ فکر رضا کے چشموں سے سیراب ہوں،آپ نے اپنے وطن بنارس میں ایک مدرسے کی ضرورت محسوس کی۔تا کہ افکار رضا کے دیے سے قرب و جوار کو بھی منور کر سکیں۔چنانچہ اسلامی تعلیم کے فروغ کے لیے چھتن پورہ بنارس میں ایک مدرسہ بنام ''**مدرسہ رضویہ عزیز العلوم**'' سن **۲۰۰۱**ء میں قائم کیا۔جس میں دو الگ الگ اوقات میں طلبہ و طالبات کی پرائمری کی تعلیم ہوتی رہی۔ فی الحال درس نظامی میں دو جماعت (اعدادیہ،اولیٰ) کی تعلیم بھی ہورہی ہے۔درس نظامی شعبہ نسواں میں ثالثہ تک کی تعلیم ہورہی ہے۔ذمہ دارانِ ادارہ تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے ہمہ وقت کوشاں ہیں۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ دینی وملی اور دعوتی و تصنیفی کام حضرت کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ ہمہ وقت تعلیم و تعلم کے فروغ میں لگے رہتے ہیں اور ساتھ ہی اپنے قول و فعل سے مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے مشن کو آگے بڑھانے میں کوشاں رہتے ہیں۔آپ کی پچاس سے زیادہ کتابیں شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں۔ان میں بہت ساری کتابوں کے کئی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ان میں خاص کر پنج سورہ رضویہ،ارشاداتِ اعلیٰ حضرت ،انتخابِ کلامِ اعلیٰ حضرت اور مسنون دعائیں تو ایسی مقبول ومشہور ہوئیں کہ کئی مقامات سے لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوئیں اور ہورہی ہیں۔

حضرت کی تحریر وقلم سے وابستگی زمانہ طالب علمی سے ہی رہی ہے۔ابتدائی زمانے میں جب آپ نے تحریر وقلم سے اپنا رشتہ استوار کیا تھا تو اس وقت کے بہت سارے مقالات ماہ نامہ اعلیٰ حضرت اور ماہ نامہ نوری کرن بریلی شریف، پاسبان الہ آباد، المیزان کچھوچھہ شریف میں شائع ہوتے تھے۔آپ کا سب سے پہلا مضمون زمانہ طالب علمی ۱۹۶۸ء میں امام بوصیری پر ''ہدیٰ'' ڈائجسٹ دہلی میں شائع ہوا تھا۔ماہ نامہ المیزان ممبئی (جلد ۶،شمارہ ۷تا ۹،اپریل تا جون۔تاریخ اشاعت ۲۶ مارچ ۱۹۶۷ء) کے تاریخی امام احمد رضا نمبر میں آپ کا مضمون بعنوان ''امام احمد رضا کا حزم و اتقا'' شائع ہوا۔ ماہنامہ استقامت کان پور اور اس کے خصوصی نمبرات میں بھی آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے۔خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کا ترجمان ''اہل سنت کی آواز'' میں بھی آپ کے مضامین عرصے سے شائع ہورہے ہیں ، پاکستانی رسائل میں بھی آپ کے مضامین شائع ہوئے۔

اب تک آپ سیکڑوں کتابوں کی تصحیح کر چکے ہیں اور انہیں قابلِ اشاعت بنا کر نئی پود کو مستقبل کے لیے تیار کر چکے ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔تقاریظ کی بھی ایک لمبی تعداد ہے۔سب اکٹھا کرنے پر ہزار صفحات سے بھی

تجاوز ہوسکتی ہیں۔ ملکی سطح پر جو نئے قلم کار اہلِ سنت کی نمائندگی کر رہے ہیں ان میں زیادہ تر نے کسی نہ کسی طرح حضرت ہی سے استفادہ کیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کی خدمت میں کچھ ساعت گزار لیں تو ذہن و فکر معلومات کے موتیوں سے جگمگا اٹھتے ہیں اور اہل سنت کے فروغ واستحکام کی فکر کے دریچے کھل جاتے ہیں کہ تبلیغ دین کے فرائض کیسے انجام دیے جائیں۔ وقتاً فوقتاً رہنمائی بھی فرمایا کرتے ہیں۔ ہر ملنے والے کے ذہن میں علمی اور دینی فکر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ۴ سال تک دارالعلوم اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم کے لائبریرین بھی رہے اور ایک عرصے تک ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور کی کامیاب ادارت بھی فرمائی۔

فروغ رضویات پر ہونے والے سیمینار و کانفرنس میں شرکت (تقریبی سالوں میں):

- امام احمد رضا کانفرنس، جمشید پور ۱۹۷۶ء میں شرکت کی۔
- امام احمد رضا سیمینار، بھیونڈی ۱۹۸۴ء میں شریک ہوئے، (بہ اہتمام مولانا جیلانی میاں کچھوچھہ شریف، سید صغیر اشرف، حافظ قمر الدین رضوی صاحبان)۔
- امام احمد رضا کانفرنس لکھنو ۱۹۸۷ء میں شرکت کی۔
- امام احمد رضا سیمینار دہلی ۱۹۸۸ء منجانب ماہنامہ قاری، دہلی (بہ اہتمام قاری محمد میاں مظہری) بسلسلہ اجرا امام احمد رضا نمبر۔
- علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایک ہال میں جامعۃ البرکات کے قیام کے لیے کانفرنس بعنوان ''جامعۃ البرکات کا نظم اور تعلیم کا منہج کیا ہو؟'' منعقد ہوئی اور اس میں آپ نے شرکت کی اور مقالہ پڑھا۔
- علامہ فضل حق خیرآبادی کانفرنس، دارالعلوم وارثیہ لکھنؤ میں شرکت کی۔
- امام اعظم کانفرنس، ممبئ میں بھی شرکت کی۔
- ملک پور ہاٹ کٹیہار ۲۰۰۶ء کے تاریخی مناظرے میں آپ نے مفتی مطیع الرحمٰن رضوی اور علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہما العالی کے ساتھ شرکت کی۔
- امام احمد رضا سیمینار، پٹنہ ۲۰۰۹ء میں شرکت کی۔ ایک مقالہ بعنوان ''کنز الایمان کا لسانی جائزہ'' پیش کیا، جو مجلّہ رضا شناسی پٹنہ میں شائع ہوا۔
- امام احمد رضا انٹرنیشنل سیمینار (۳۰ دسمبر ۲۰۱۸ء)، اتر دیناج پور بنگال میں شرکت کی۔ ایک مقالہ بعنوان ''امام احمد رضا اور اخلاقی قدریں'' پیش کیا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر پی ایچ ڈی کی تیاری میں معاونت:

- ڈاکٹر حسن رضا پٹنہ کی پی ایچ ڈی کی تیاری میں بھرپور معاونت کی۔
- علمائے اہل سنت کی علمی وادبی خدمات (از شفیق اجمل، بنارس) کے عنوان پر مقالے کی مکمل تصحیح کی اور جن علما کے اسماء اور تفصیلات شامل کرنے سے رہ گئے تھے ان کا اضافہ کیا۔
- اعلیٰ حضرت کی عربی دانی پر (از ڈاکٹر محمود، بریلوی) پی ایچ ڈی کی تیاری میں معاونت کی۔
- مولانا جلال الدین قادری میاں کچھوچھہ شریف کی پی ایچ ڈی کے لیے کتب کی فراہمی۔
- مفتی اعظم کی نعتیہ شاعری پر پی ایچ ڈی کے لیے ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی، مالیگاوں کی رہنمائی کی۔
- اکابر مارہرہ کی علمی وادبی خدمات پر پی ایچ ڈی کی تیاری میں مولانا محمد مغیث، جون پوری کی مکمل معاونت، اضافہ اور مقالے کی تصحیح بھی کی۔
- فروغ رضویات میں فرزندان اشرفیہ کی علمی وادبی خدمات، از تنظیم پیغام اسلام، طلبہ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور ، میں مشاورت اور رہنمائی کی۔

فروغ رضویات کے لیے اشاعتی ادارے:

المجمع الاسلامی مبارک پور کی تعمیر وترقی میں حضرت نعمانی صاحب کی مساعی جمیلہ:

ہندوستان کا مایہ ناز تصنیفی واشاعتی ادارہ المجمع الاسلامی مبارک پور کے آپ بانی ہیں۔اس اشاعتی ادارے کے قیام کا تصور حضرت نعمانی صاحب قبلہ ہی نے سب سے پہلے پیش کیا تھا۔اس ادارے کی بنیاد آپ نے اپنے چار ساتھیوں مولانا محمد احمد مصباحی، مولانا یٰسین اختر مصباحی، مولانا بدرالقادری مصباحی اور مولانا افتخار احمد اعظمی مصباحی کے ساتھ مل کر سنہ ۱۹۷۶ء میں ڈالی تھی۔ یہ ادارہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے مرکزی گیٹ سے مشرق کی سمت جانے والی سڑک پر تقریباً ۳۰۰ میٹر کے فاصلے پر محلّہ ملت نگر میں واقع ہے۔اس کی شاندار عمارت، باثروت لائبریری اور کتب خانہ اہلِ علم وذوق کو دعوت نظارہ دے رہا ہے۔ یہ تصنیفی و اشاعتی ادارہ آج اہل علم وفضل کے درمیان درجہ اعتبار حاصل کر چکا ہے اور یہاں سے تقریباً دوسو (۲۰۰) معیاری کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ چند سال قبل یہاں اہل سنت کے فروغ کے لیے ایک شعبہ بنام ''شعبہ تربیت تصنیف'' قائم کیا گیا تھا۔اس شعبے میں درجہ فضیلت سے فراغت کے بعد لوح وقلم سے ذوق رکھنے والے طلبہ داخلہ لیتے اور دوسال تک حضرت نعمانی صاحب قبلہ کی تربیت میں اپنے عروسِ فکر وقلم کو سنوارتے رہے۔الجامعۃ الاشرفیہ کے زیر تعلیم طلبہ بھی مضمون نویسی کی جز وقتی تربیت لیتے، یہ سلسلہ تقریباً دس سال تک چلتا رہا۔

طلبہ اشرفیہ کی متعدد تنظیموں کے تحت، المجمع الاسلامی مبارک پور ،رضا اکیڈمی ممبئی و مالیگاؤں،نوری مشن مالیگاؤں،الجامعۃ الرضویہ پٹنہ،ادارہ تبلیغ سیرت کلکتہ،رضا اسلامک مشن بنارس،ادارہ نشان اختر ممبئی،ان کے علاوہ ذاتی کتب خانوں،اعجاز بک ڈپوکلکتہ،رضوی کتاب گھر دہلی، فاروقیہ بک ڈپو دہلی محمدی بک ڈپو دہلی،فیاض الحسن بک سیلر کان پور،سنی پبلی کیشن دہلی وغیرہ سے بھی بہت سے کتابوں کی اشاعت کرائی۔شعبہ اشاعت دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ مئواور دیگر تنظیموں اوراداروں کے ذریعے ضروریات دین کے فروغ کے لیے متعدد رسالے اور پمفلٹ کی اشاعت کراتے رہے۔

اعلیٰ حضرت پر رسائل وکتب کی تصنیف واشاعت :

اس سرخی کے تحت اعلیٰ حضرت پر لکھے گئے ان رسائل و کتب کا ذکر ہوگا، جسے حضرت نعمانی صاحب نے خود ترتیب دیا ہے۔

ارشادات اعلیٰ حضرت:

یہ اعلیٰ حضرت کے ارشادات وفرمودات پر مشتمل پہلی کتاب ہے۔ جسے حضرت نے فتاویٰ رضویہ اور دیگر رسائل اعلیٰ حضرت سے اخذ کر کے ترتیب دیا ہے۔ یہ اعجاز بک ڈپوکلکتہ ،رضوی کتاب گھر دہلی ،رضا اسلامک مشن، بنارس ،مکتبۃ المدینہ دہلی، فیاض الحسن بک سیلر کانپور اور دیگر کتب خانوں سے شائع ہوئی،اس کا ہندی ایڈیشن بھی چھپ چکا ہے۔

انتخاب اعلیٰ حضرت:

آپ نے انتخاب اعلیٰ حضرت کی ترتیب فرمائی۔ یہ پوری حدائق بخشش کی تلخیص ہے۔طلبہ اور عام احباب اہل سنت کی آسانی کے لیے حدائق بخشش سے چنندہ اور مشہور اشعار کا یہ انتخاب شائع کیا گیا تا کہ بہ آسانی محافل میلاد اور کانفرنسوں میں اس کو سامنے رکھ کر نعت خوانی کی جاسکے۔ کیوں کہ کم وقت میں طویل نعتوں سے انتخاب کر کے پڑھنا ایک مشکل کام تھا۔اس انتخاب سے نعت خواں حضرات کو بہت آسانی ہوگئی۔ یہ انتخاب سب سے پہلے اعجاز بک ڈپو،کلکتہ سے شائع ہوا، پھر المجمع الاسلامی سے پھر دہلی کے دوسرے کتب خانوں سے بھی شائع ہوا۔

امام احمد رضا اور ان کی تعلیمات:

یہ بھی ارشادات اعلیٰ حضرت کی ایک الگ شکل ہے۔اس سے حضرت نعمانی صاحب نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے رسائل وفتاویٰ سے اصلاح معاشرہ کے اہم اہم موضوعات پر مسائل کو تلاش کر کے ترتیب دیا ہے، جس میں تقریباً سو مسائل اختصار کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔صد سالہ عرس اعلیٰ حضرت میں اس کا اضافہ شدہ ایڈیشن نہایت اہتمام سے شائع کیا گیا ہے۔

المصنفات الرضویہ (فہرست تصانیف امام احمد رضا):

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی ملک العلماء علیہ الرحمہ کے بعد پہلی فہرست تصانیف ہے جس سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر پی ایچ ڈی کرنے والے کئی محققین نے استفادہ کیا جب کہ سالوں کے بعد رضا اکیڈمی ممبئی کی جانب سے اس کی اشاعت عمل میں آئی۔ اس کے بعد آخر میں رضویات پر لکھے جانے والے مقالات کی ایک مختصر فہرست بھی ہے۔

مخطوطات کی اشاعت:

- جد الممتار اول، دوم کی مخطوطہ سے نقل کر کے اشاعت کا انتظام کا اہتمام کرنا۔
- مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید: قلمی نسخہ جناب الحاج مقبول احمد انصاری (کلکتہ) کے وہاں سے حاصل کر کے حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب کو دیا انھوں نے اس کی نقل و ترتیب کا کام کیا پھر المجمع الاسلامی سے اس کی اشاعت عمل میں آئی جس کا عرفی نام ''فلسفہ اور اسلام'' رکھا گیا۔
- تعلیقات علی الزیج الایلخانی: یہ ''زیج ایل خانی'' پر اعلیٰ حضرت کا حاشیہ ہے۔ اس کا اصل مخطوطہ مفتی محمد جہانگیر خاں فتح پوری کے یہاں تھا۔ المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ نے سب سے پہلے اس کی اصل حاصل کی فوٹو کاپی کرا کیواپس کر دیا تھا، اس کی فوٹو کاپی مجلس تحقیقات امام احمد رضا کراچی کو بھی فراہم کی گئی۔ ان کے انتقال کے بعد جب مولانا محمد حنیف خاں رضوی کو معلوم چلا تو انھوں نے ان کے صاحب زادے سے اس کا اصل مخطوطہ حاصل کر کے امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی سے صد سالہ عرس اعلیٰ حضرت کے موقع سے اس کی عکسی اشاعت کا اہتمام کیا۔

ترجمہ قرآن، کنز الایمان کی تصحیح اور اشاعت:

حضرت نعمانی صاحب نے کنز الایمان کی باضابطہ دو بار تصحیح کی۔ پہلی بار مخطوطہ صدر الشریعہ سے اور دوسری بار مخطوطہ صدر الشریعہ کیساتھ حضرت صدر الافاضل کے مخطوطے کو بھی سامنے رکھ کر تصحیح کی۔

پہلی تصحیح میں کنز الایمان دو بار مکمل دیکھا تھا۔ جو تصحیح کے بعد رضا اکیڈمی مالیگاوں اور رضا اکیڈمی ممبئی اور مجلس برکات مبارک پور سے شائع ہوا۔ کنز الایمان کی پہلی تصحیح کی بابت حضرت نعمانی صاحب اپنے ایک مضمون ''تصحیح کنز الایمان، ایک مختصر جائزہ'' میں خود فرماتے ہیں؛

''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ (متوفیٰ ۱۳۴۰ھ) کا وہ شہرہ آفاق ترجمہ قرآن ہے جس کی نظیر تراجم قرآن میں آج تک نہیں ملی۔ اس شاہکار ترجمے کی

طباعت واشاعت میں مفسر قرآن حضرت صدر الافاضل مرادآبادی علیہ الرحمہ نے جو خدمت انجام دی وہ بھی بڑی عظیم اوراہمیت کی حامل ہے۔آپ کی زندگی میں کنزالایمان دوبار آپ کی تفسیر خزائن العرفان فی تفسیر القرآن کے ساتھ ''مطبع اہل سنت مرادآباد'' سے شائع ہوا۔تقسیم ہند کے بعد ہی حضرت صدر الافاضل کا وصال ہو گیا پھر ہندوستان میں ایک عرصے تک کنزالایمان کی اشاعت موقوف رہی، کیوں کے دوسرے نسخے پر باضابطہ لکھا ہوا ہے،کوئی صاحب قصد طبع نہ کریں۔ پھر تقریباً بیس سال بعد حضرت مولانا مفتی ظفر علی نعمانی (کراچی) کو خیال آیا انہوں نے ناشر قرآن تاج کمپنی لاہور،کراچی کے مالک سے کہا کہ اس عظیم الشان ترجمہ قرآن کی آپ کی طرف سے اشاعت ہونی چاہیے،لیکن انھوں نے توجہ نہیں دی،گویا سنی ان سنی کردی، پھر حضرت مفتی صاحب (علیہ الرحمہ) نے خود ہی کنزالایمان کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا۔ بالآخر اس کی اشاعت مرادآبادی نسخے کا بلاک بنوا کر عمل میں آئی۔ پھر جب کنزالایمان کی اشاعت زور شور سے ہونے لگی تو تاج کمپنی والوں کے منہ میں پانی آ گیا اور نئی کتابت کے ساتھ انہوں نے بھی اس باعظمت ترجمہ کی اشاعت پر توجہ دی پھر اسی کی نقل ہندوستان کے ناشرین قرآن نے بھی شروع کر دی، یہ وہ نسخہ ہے جو ۲۲ نمبر کے حوالے سے جانا جاتا ہے،اس میں ہر پارہ نئے صفحے سے نہ شروع ہو کر درمیان سے شروع ہوتا ہے جو ایک بڑی اشاعتی خامی ہے،ساتھ ہی بعض ناشرین نے مرادآبادی نسخے کی نقل بھی شائع کی،لیکن اس بے مثل و بے نظیر ترجمہ قرآن کنزالایمان کے شایان شان اس پر تصحیح کا کام نہیں ہوا،بس یوں ہی عکسی نقل کے ساتھ اس کی اشاعت ہوتی رہی۔ ہندوستان میں اب تک کسی نے کنزالایمان کی کتابت نہیں کرائی،بس مرادآبادی اور کراچی کے مطبوعہ نسخوں کی عکسی نقل کرتے رہے۔ ہر ایک میں کتابت کی بے شمار غلطیاں رہ گئی تھیں،اس دوران علما واہل نظر کے درمیان بار بار یہ بات آئی کہ فلاں چیز غلط ہے،فلاں جگہ تحریف کر دی گئی،لیکن بالاستیعاب دیکھنا بڑا مشکل کام تھا جو عرصہ دراز سے ٹلتا رہا۔خدا بھلا کرے ناشر کتب اہل سنت جناب حافظ قمر الدین رضوی مالک رضوی کتاب گھر دہلی کا کہ انہوں نے ہی پہلی بار تصحیح کنزالایمان اور اس کی اشاعت کا پروگرام بنایا اور مجھ ناچیز راقم الحروف محمد عبدالمبین نعمانی قادری کو تصحیح کا کام سپرد کیا۔میں نے پوری توجہ اور تن دہی سے اس کو دو بار دیکھنے کی اور اصل مخطوطہ سے ملانے کی کوشش کی۔اس نسخے کو رضا اکیڈمی مالیگاؤں پھر رضا اکیڈمی ممبئی نے شائع کیا''۔ جو دوسری تصحیح کے پہلے تک چھپتا رہا۔

کنزالایمان کی دوسری تصحیح:

الفی قرآن کے ساتھ جب جناب الحاج عمران دادانی رضوی (ممبئی) نے کنزالایمان کی اشاعت کا فیصلہ کیا تو اس کی تصحیح کی فکر ہوئی، کیوں کہ متعدد بار تصحیح کے باوجود کاتب کی عدم توجہی، کچھ کا کچھ سمجھ لینے،اصل مخطوطے کے چند

اوراق کے نہ ملنے یا دیگر وجوہات کی بنا کر غلطیاں باقی رہ گئی تھیں، جن کی اصلاح بہت ضروری تھی۔اب بھی کارِ تصحیح کا قرعہ فال حضرت نعمانی صاحب ہی کے نام نکلا۔حضرت نے اسے قبول کیا۔جب کام شروع کیا تو معلوم ہوا کہ یہ کام کتنا جاں کاہ اور جاں گسل ہے۔بہر حال بڑی عرق ریزی، رات دن کی محنت شاقہ کے بعد تصحیح مکمل ہوئی۔حضرت نے دوسری تصحیح میں کنز الایمان کو پانچ بار دیکھا۔آپ خود فرماتے ہیں؛

''مخطوطہ صدر الشریعہ کے متعدد مقامات سے اوراق غائب تھے اور کئی جگہ ترک تھا، کئی ایک جگہوں پر مراد آبادی نسخے میں کچھ فرق بھی نظر آیا۔بعض الفاظ کے ساتھ قوسین بھی لگا ہے، یہ قوسین اضافی بھی ہے اور اصل مخطوطے کی عبارت پر بھی ہے، میں نے ان کو باقی رکھا، ہاں جس جگہ دیکھا کہ عبارت میں کسی لفظ کا ترک واقع ہوا ہے اور وہ ضروری بھی ہے تو وہاں کا قوسین ہٹا دیا کہ اُس کی ضرورت نہ تھی''۔(تصحیح کنز الایمان، ایک مختصر جائزہ)

اس تصحیح کا سارا کام ممبئ نشان اختر کے آفس میں ہوا۔کچھ کام چریا کوٹ، الجامعۃ الاشرفیہ اور المجمع الاسلامی مبارک پور میں بھی انجام دیا گیا۔

دوسری تصحیح والا نسخہ ''نشان اختر''، ممبئ سے شائع ہوا۔تصحیح کے دوران کہیں کہیں ایسا مقام آ جاتا جس کی تنقیح میں گھنٹوں لگ جاتے۔مختلف تفاسیر میں حل تلاش کیا جاتا، کہیں اعلیٰ حضرت اور بریلی کے محاوروں کے حل کے لیے لغات و محاورات کی کتابیں کھنگالی جاتیں، اکابر علما سے رابطہ کیا جاتا، مختلف نسخوں کو سامنے رکھ کر بحثیں ہوتیں، تب کہیں جا کر اس مشکل مقام کا حل ملتا۔ان مشکلات کا اندازہ انہیں لوگوں کو ہوگا جنہوں نے کسی طرح بھی اس کام میں حصہ لیا ہے۔اس بار تصحیح میں صدر الشریعہ اور صدر الافاضل علیہما الرحمہ دونوں کے مخطوطے سے استفادہ کیا گیا ہے۔

کنز الایمان، الفی قرآن کی تصحیح و فرہنگ سازی کے بعد شائع ہو چکا ہے۔اس کے بعد غیر الفی قرآن مع کنز الایمان کا پروگرام بنا تو اس پر بھی دوبارہ گہری نظر ڈالی گئی۔غیر الفی کے دو نسخے الگ الگ سیٹ تیار کیے گئے۔ایک کا نمبر ۱۳۳۰ ہے دوسرے کا نمبر ۱۳۳۱ ہے۔یہ دونوں نسخے بھی نشان اختر ممبئ سے شائع ہو چکے ہیں۔

o کنز الایمان مع نور العرفان مطبوعہ کان پور یہ نسخہ فیاض الحسن بک سیلر کان پور سے شائع کرایا جس کے حاشیے پر حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی کی مختصر تفسیر ہے۔

o ترجمان قرآن از شرف قادری علیہ الرحمہ، رضا اسلامک مشن، مدن پورہ بنارس سے شائع کرایا جس میں کنز الایمان کی خصوصیت واہمیت بیان کی گئی ہے۔

فہرست مضامین قرآن کا مسئلہ:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے ترجمہ قرآن کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان از صدرالافاضل علیہ الرحمہ کے قدیم مطبوعہ کسی نسخے میں ''مضامین قرآن'' جیسا کوئی مضمون نہیں چھپا، بہت عرصے کے بعد دہلی کے ناشرین قرآن نے کنزالایمان کے ساتھ ایک فہرست مضامین چھاپنی شروع کر دی تھی، اس کا مرتب کون ہے؟ اس کی بھی نشان دہی نہیں، اس میں بعض غلطیاں کسی وجہ سے در آئیں، اب لوگوں نے ان غلطیوں کا الزام اعلیٰ حضرت پر رکھ دیا، عرصے سے یہ فہرست شائع ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے اس کے خلاف حضرت نعمانی صاحب نے آواز اٹھائی اور رضا اکیڈمی کے مطبوعہ کنزالایمان کے ساتھ اپنے مضمون میں لکھا کہ یہ فہرست نہ اعلیٰ حضرت کی ہے، نہ ہی صدرالافاضل کی، لہٰذا اس کی کسی غلطی کا الزام اعلیٰ حضرت پر رکھنا کسی طرح صحیح نہیں، پھر تاج الشریعہ سے بھی ایک تحریر لے کر شائع کرائی، اس کی نقل ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

''ایک ضروری اعلان بابت فہرست مضامین قرآن

۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ کچھ دنوں سے بعض ناشرین کتب جدی الکریم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترجمہ قرآن کنزالایمان کے ساتھ مضامین القرآن کے عنوان سے ایک فہرست مضامین شائع کرتے ہیں جب کہ نہ اعلیٰ حضرت نے اپنے ترجمہ قرآن میں کوئی فہرست شامل کی نہ ہی حضرت صدرالافاضل علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر خزائن العرفان کے ساتھ کوئی فہرست مضامین کبھی چھاپی جیسا کہ تمام قدیم مطبوعہ نسخوں سے واضح ہے، لہٰذا ناشرین قرآن اس حرکت سے باز آئیں اور اگر کوئی فہرست چھاپیں بھی تو کسی معتمد سنی عالم دین کی مرتب کردہ ہو اور اس کا نام ظاہر کر دیں''۔

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

(دستخط: جانشین مفتی اعظم حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ)

بقلم محمد عبدالمبین نعمانی قادری

لیکن ہزار افسوس کا مقام ہے ابھی تک دہلی کے ناشرین قرآن کنزالایمان سے ساتھ اسی فہرست مضامین کو چھاپ رہے ہیں اور غیر تصحیح شدہ کنزالایمان کو بھی۔ رضا ایکشن کمیٹی والوں کو حرکت میں آنا چاہیے۔ رضا اکیڈمی والوں کو بھی اس سلسلے میں دلچسپی لینی کی ضرورت ہے۔ سورہ مریم میں ''یَومَ اُبعَثُ حَیّاً''کا ترجمہ بھی بجائے ''جس دن زندہ

اٹھایا جاؤں۔جس دن مردہ اٹھایا ہوں'' چھپ رہا ہے۔ یہ ۲۲ نمبر والے قرآن پاک کی غلطی جو تاج کمپنی لاہور سے ہو کر دہلی آیا اور یہاں کے ناشرین آنکھ بند کر کے چھاپنے لگے۔تمام اہل سنت کے ماہناموں کے مدیران سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس کے خلاف اداریہ لکھیں اور تحریک چلائیں۔ابھی حالیہ دنوں میں یٰسین بک ڈپو کا نسخہ نظر سے گزرا اس میں سابقہ ساری غلطیاں موجود ہیں اور وہ دھڑلے سے چھپ رہا ہے۔

محاسن کنز الایمان اور دیگر تراجم:

اس میں کنز الایمان کے فنی اور ادبی محاسن کو اجاگر کیا گیا ہے اور دیگر تراجم قرآن سے تقابلی جائزہ بھی لیا گیا ہے۔جس میں دیگر تراجم قرآن کی بعض فحش غلطیوں کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ یہ سلسلہ ابھی اور آگے بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں۔فی الحال یہ مقالہ اہل سنت کی آواز مارہرہ شریف کے صد سالہ عرس رضا نمبر میں اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔مولانا مجاہد حسین حبیبی (کلکتہ) نے بھی اپنے مقالہ ''امام احمد رضا حیات وخدمات'' میں اسے شامل کیا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

یہ بات بجا طور پر کہی جا سکتی ہے کہ حضرت نعمانی صاحب سے پہلے پورے ہندوستان میں کسی نے کنز الایمان کی مکمل تصحیح نہیں کی ہے۔مکتبہ نعیمیہ والوں نے ترجمہ قرآن، کنز الایمان کا ایک نسخہ تاج کمپنی کا فوٹو لے کر شائع کرایا۔ یہ نسخہ ۲۲ نمبر کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس میں تصحیح کرنے والوں کی ایک لمبی فہرست شائع کی گئی ہے،جس میں حضور تاج الشریعہ علامہ محمد اختر رضا خاں ازہری میاں،فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی،مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی،علامہ الحاج مبین الدین صاحب امروہوی کے نام ذکر کیے گئے ہیں۔اس میں اخیر میں حضرت نعمانی صاحب کا بھی نام شامل ہے۔جب کہ اس وقت حضرت نعمانی صاحب نے صرف تیسویں پارے کی تصحیح کی تھی۔اسی بات کو لے کر لوگوں میں غلط فہمی پائی جاتی ہے۔حالاں کہ حضرت نعمانی صاحب کے علاوہ کسی نے بھی کنز الایمان کی پوری تصحیح نہیں کی ہے۔ہاں ان حضرات کو دوران مطالعہ جہاں کہیں بھی غلطیاں نظر آئیں،ان کی تصحیح بنا کر مکتبہ نعیمیہ والوں کو تصحیح کرانے کے لیے دے دیا۔لیکن بالاستیعاب ان حضرات میں سے کسی نے بھی نہیں دیکھا ہے،نہ کسی نے اصل مخطوطے سے ملایا ہے۔

اس غلط فہمی سے ایک شبہہ اور پایا جاتا ہے کہ اگر حضور تاج الشریعہ سمیت ان بڑے بڑے مفتیان کرام نے تصحیح کر دی تھی تو اب جتنی غلطی پائی گئی وہ بھی انہیں کر سر جاتی ہے کہ حضور تاج الشریعہ اور دیگر مفتیان کرام نے کیسی تصحیح کی ہے کہ غلطیاں اب بھی باقی ہیں۔

اس غلط فہمی کو دور کرتے ہوئے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پہلی بار باضابطہ کنز الایمان کی تصحیح حضرت نعمانی صاحب

نے ہی کی ہے۔آپ نے اصل مخطوطے سے کئی کئی بار ملایا۔دیگر حضرات کے ذریعے کہیں کہیں سے تصحیح کی گئی تھی، جو مقامات تصحیح سے رہ گئے تھے اور ان کی تعداد بہت ہے، اب وہ کافی حد تک مکمل کر دیے گئے ہیں۔

رضویات پر لکھی گئی کتابوں کی اشاعت:

اس سرخی کے تحت اعلیٰ حضرت پر لکھی گئی ان کتابوں کا ذکر ہوگا، جسے حضرت نعمانی صاحب نے اشاعت کی منزل تک پہنچایا۔

حیات اعلیٰ حضرت کی ترتیب، تدوین اور تصحیح:

حیات اعلیٰ حضرت کی ترتیب وتدوین اور تصحیح کے لیے حضرت نعمانی صاحب نے الجامعۃ الرضویہ پٹنہ میں مکمل ایک سال گزارا۔آپ کے ہمراہ مفتی مطیع الرحمٰن رضوی پورنوی بھی پورے طور سے شریک کار رہے۔مولانا افروز قادری چریاکوٹی کمپوزنگ کا کام انجام دیتے رہے۔یہ کام جناب الحاج سید ولی الدین صاحب بانی الجامعۃ الرضویہ کے زیر انتظام انجام پایا۔اخراجات کی ساری ذمہ داری سید صاحب ہی نے اپنے ذمے لی،ترتیب وکمپوزنگ کے بعد یہ کتاب تین جلدوں میں رضا اکیڈمی ممبئی سے شائع ہوئی پھر پور بندر گجرات سے مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب نے بھی شائع کی۔

فاضل بریلوی علماے حجاز کی نظر میں:

فاضل بریلوی علماے حجاز کی نظر میں،از: پروفیسر مسعود احمد نقشبندی۔یہ کتاب ہندوستان میں المجمع الاسلامی سے پہلے کہیں سے نہیں چھپی۔پانچ ایڈیشن لاہور سے شائع ہوئے۔چھٹا ایڈیشن ۱۹۸۱ء میں المجمع الاسلامی سے شائع ہوا۔پھر ساتواں ایڈیشن ۲۰۱۳ء میں نئی کمپوزنگ کے ساتھ المجمع الاسلامی ہی سے دوبارہ شائع ہوا۔حضرت نعمانی صاحب نے اس کتاب کی تصحیح بڑے اہتمام سے کی ہے۔پہلے کتابت سے چھپی تھی،اب کمپوزنگ کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

اس کے علاوہ پروفیسر محمد مسعود صاحب کی یہ کتابیں: رہبر ورہنما، اجالا، امام اہل سنت، گناہ بے گناہی المجمع الاسلامی مبارک پور سے اور امام احمد رضا اور خوب وناخوب، رضوی کتاب گھر سے شائع کرائی۔

امام احمد رضا عالم اسلام کی عبقری شخصیت:

امام احمد رضا عالم اسلام کی عبقری شخصیت، از مولانا افتخار احمد مصباحی، اعلیٰ حضرت کی شخصیت پر ایک بہترین کتاب ہے۔حضرت نعمانی صاحب نے اس کتاب کا مسودہ بھی دیکھا، دوبار کتابت (کمپوز) شدہ نسخہ دیکھا اور مکمل تصحیح کی۔معنوی لفظی کئی طرح کی اس میں اصلاحات کیں۔اس کے ساتھ ساتھ حسب ضرورت اس میں اضافہ بھی کیا اور مقدمہ بھی لکھا، پھر المجمع الاسلامی سے شائع کرایا۔

اقبال واحمد رضا، از راجہ رشید محمود، پاکستان:

اقبال واحمد رضا میں مصنف نے امام احمد رضا کے افکار وعقائد کو سامنے رکھ کر ڈاکٹر اقبال کے اشعار وافکار کے اندر مطابقت دکھانے کی کوشش کی ہے۔ یہ کتاب اقبالیات اور رضویات دونوں جہت سے قابل اعتنا اور لائق مطالعہ ہے۔ تقریباً ۱۹۷۸ء میں پہلی بار اعجاز بک ڈپو، کلکتہ سے اس کی اشاعت کرائی، پھر حضرت نعمانی صاحب ہی کے مشورے پر رضوی کتاب گھر دہلی سے بھی اس کی اشاعت کرائی۔ کتاب اس وقت دستیاب ہے۔

امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت:

یہ مولانا کوثر نیازی وزیر اوقاف حکومت پاکستان کی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ پر کی گئی تقریروں اور مقالات کا مجموعہ ہے۔ جو پہلی بار رضا اسلامک مشن مدن پورہ بنارس سے نئی کتابت اور تصحیح کے ساتھ شائع ہوئی۔ بعد میں دیگر کتب خانوں نے بھی اسے شائع کیا۔ یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے اس کی کثرت سے اشاعت ہونی چاہیے۔ انداز بیان مخلصانہ اور عقیدت مندانہ ہے جب کہ موصوف پہلے مودودی جماعت سے وابستہ تھے۔ پھر اس سے علیٰحدہ ہو گئے اور علیٰحدگی کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک طویل مراسلہ قلم بند کر کے اخبارات میں چھپوایا، اس کی نقل ''جماعت مودودی کا شیش محل'' مرتبہ مولانا مشتاق احمد نظامی میں موجود ہے، زندگی کے مختلف نشیب وفراز سے گزرتے ہوئے جب آپ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی طرف متوجہ ہوئے تو قلم توڑ کر رکھ دیا ایک جگہ تحریر کرتے ہیں اور نہایت والہانہ انداز میں فرماتے ہیں؛

''اردو زبان میں جب کبھی آں حضرت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے سرکار ختمی مرتبت ﷺ کا وجود باجود ذہن میں آجاتا ہے اور جب ''اعلیٰ حضرت'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے سرکار کے ایک غلام ''احمد رضا خاں بریلوی'' کا نام سامنے آجاتا ہے۔ دیکھا جائے تو یہ مقام ''امام احمد رضا خاں'' کو ان کے ماننے والوں کی خوش عقیدگی سے نہیں ملا، یہ ان کے فنافی الرسول اور ایک ہمہ جہت شخصیت ہونے کا فیضان ہے،،، الخ''۔ (امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت ص۱۶)۔

فن نعت گوئی میں امام احمد رضا کا منصب:

فن نعت گوئی میں امام احمد رضا کا منصب، از شاعر لکھنوی، حبیب المطابع الہٰ آباد سے پہلی بار شائع کرائی۔ اس کا عرفی نام ''نغمہ حجاز'' رکھا گیا۔

امام شعر وادب:

امام شعر وادب، از مولانا وارث جمال، کی اشاعت رضوی کتاب گھر دہلی سے کرائی، جو بروقت دستیاب ہے۔

کتب ورسائل اعلیٰ حضرت کی اشاعت:

اس سرخی کے تحت اعلیٰ حضرت کی ان کتابوں کا ذکر ہے، جس میں حضرت نعمانی صاحب نے تصحیح وترتیب یا فہرست سازی کا کام کیا ہے۔

فتاویٰ رضویہ، موجودہ دسویں جلد کی تصحیح:

فتاویٰ رضویہ، موجودہ دسویں جلد کی تصحیح ،فہرست سازی اور مقدمے کا کام حضرت نعمانی صاحب نے مرکزی دارالافتا، بریلی شریف میں تقریباًدس بارہ روز قیام کر کے حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ اور حضرت مولانا منان رضا خاں عرف منانی میاں کی فرمائش پر انجام دیا۔

حضرت نعمانی صاحب واقعہ کچھ یوں بیان فرماتے ہیں''۲۸/ ذی الحجہ۱۴۰۱ھ کو اپنے مرشد برحق ،امام المتقین ،نائب سید المرسلین سرکار مفتی اعظم قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کی زیارت باکرامت اور امام الفقہا، عاشق رسول اللہ،حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے مزارِ مقدس کی حاضری کی غرض سے بریلی شریف حاضر ہوا، (اس مبارک سفر میں محبّ گرامی مولانا محمد احمد اعظمی (مصباحی) سابق صدر مدرس مدرسہ فیض العلوم محمد آباد اعظم گڑھ اور مبلغ اسلام مولانا بدر القادری مصباحی ،مشیر دینیات اسلامک سوسائٹی ہالینڈ بھی ہمراہ تھے) تو نبیرہ اعلیٰ حضرت تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری مدظلہ العالی اور محبّ محترم حضرت مولانا منان رضا صاحب کا حکم ہوا کہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم کی کتابت مکمل ہے اس کی فہرست سازی کا کام کر دو، مخدوم زادوں کے حکم کی تعمیل کے لیے رک گیا اور ایک ہفتہ کی شب وروز کی محنت کے بعد الحمدللہ فہرست مضامین کی ترتیب کا کام مکمل کیا''۔(فتاویٰ رضویہ، جلد دہم ،صفحہ۱)

تقریب الکتاب میں اس واقعہ کے بعد مختصر حیات امام اہل سنت اور فتاویٰ رضویہ میں موجود ابواب ورسائل کی فہرست اور ان کی مختصر وضاحت قلم بند فرمائی تا کہ قاری اعلیٰ حضرت کی فقہی بصیرت اور اس جلد کی خصوصیت سے بخوبی واقف ہو سکے۔ یہ اس جلد کی قلمی نسخے سے پہلی اشاعت تھی۔ اس میں بھی آپ حضرت تاج الشریعہ سے گاہے بہ گاہے مشکل مقامات پر استصواب فرماتے رہے۔

قلمی جدالممتار کی جلد اول کی نقل واشاعت:

جدالممتار حاشیہ شامی از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ جناب الحاج محمد فاروق رضوی بنارسی کے توسط سے دست یاب ہوا تو اس کی دوسری نقل کی۔ یہ نقل جناب قاضی عبدالرحیم صاحب بستوی کے رجسٹر سے کی گئی تھی۔ پھر شامی کا وہ نسخہ جس پر اعلیٰ حضرت نے براہ راست اپنے قلم سے حاشیہ تحریر فرمایا تھا۔نواسہ مفتی اعظم حضرت مولانا خالد علی خاں

صاحب مہتمم دارالعلوم مظہر اسلام مسجد بی بی جی، بریلی کے توسط سے حاصل کرکے، حضرت نعمانی صاحب اور حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب نے مظہر اسلام کے ایک کمرے میں قیام کرکے اصل سے مطابقت کی۔ اور اس کے بعد اس کی اشاعت حیدرآباد سے عمل میں آئی۔ یہ کمپیوٹر کے عام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ اس کی اشاعت کا پورا کام حضرت مصباحی صاحب کی محنتوں کا ثمرہ ہے۔ اس کام کے لیے انہیں کئی بار حیدرآباد آنا جانا پڑا۔ اس کے پورے اخراجات جناب الحاج محمد فاروق صاحب رضوی مرحوم (مدن پورہ، بنارس) نے برداشت کیے۔ بلکہ پارسل بھی حیدرآباد سے انھیں کے یہاں آیا۔ پھر انھیں کے گھر پر فولڈنگ، بینڈنگ کا کام بھی انجام کو پہنچا۔ اس میں ان کے صاحب زادوں مولوی جمیل احمد رضوی اور شکیل احمد رضوی نے بھی بھرپور تعاون کیا۔ پھر وہاں سے مجلد نسخے اور غیر مجلد فارم المجمع الاسلامی، محمد آباد کے آفس میں لائے گئے۔ اس وقت المجمع الاسلامی کا آفس وہیں تھا۔ پھر یہاں سے اس کی ترسیل کا کام عمل میں آیا۔

قلمی جدالممتار جلد دوم کی نقل واشاعت:

جدالممتار جلد دوم کی نقل بھی حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب ہی کے رجسٹر سے کی گئی اس طرح کہ حضرت نعمانی صاحب بولتے جاتے، حضرت مصباحی صاحب قبلہ نقل کرتے جاتے۔ اس دوسری جلد کی اشاعت کی ذمہ داری جناب الحاج محمد سعید نوری بانی رضا اکیڈمی ممبئی نے لی۔ اب (یعنی نقل کے وقت) کمپوٹر عام ہو گیا تھا۔ مگر عربی کی کمپوزنگ دلی، ممبئی کے علاوہ شاید ہی کہیں اور ہوتی تھی۔ سعید نوری صاحب نے اپنی سہولت کے پیش نظر اس کی کمپوزنگ ممبئی ہی میں کرائی، جس کے لیے انھیں بڑی تلاش وجستجو کرنی پڑی۔ کیوں کہ اردو کمپوزنگ تو عام تھی مگر عربی کمپوز کرنے والے کا ملنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ بہر حال جب مکمل کمپوزنگ ہو گئی تو اس ضخیم کتاب کی تصحیح کے لیے حضرت نعمانی صاحب اور حضرت مصباحی صاحب کو ممبئی بلایا گیا۔ یہ حضرات ممبئی گئے اور جناب سعید نوری صاحب کے ایک حجرے میں بیٹھ کر ۲۰ یا ۲۲ دن تک دن رات تصحیح کا کام کرتے رہے۔ جب تصحیح ہو گئی تو تصحیح بنوانے کے لیے نعمانی صاحب ایک دن کمپوٹر آفس گئے، وہاں جا کر صبح ۸ بجے سے تقریباً ۱۱ بجے رات تک مسلسل بیٹھ کر تصحیح بنوائی۔ اس درمیان سوائے نماز اور استنجے کے اور کسی کام سے اٹھنے کی نوبت نہیں آئی۔ اس کے بعد اس کی اشاعت رضا اکیڈمی ممبئی ہی سے عمل میں آئی اور اب اس کی مکمل سات جلدیں مکتبۃ المدینۃ (شعبہ اشاعت تحریک دعوت اسلامی) دہلی سے نہایت آب وتاب کے ساتھ شائع ہو گئی ہیں۔ اہل علم اسے حاصل کر سکتے ہیں۔

جدالممتار کے لیے حضور احسن العلماء کی حوصلہ افزائی:

جدالممتار کی بات چلی ہے تو اس کے لیے تعاون کا ایک واقعہ ذکر کرتا چلوں: علامہ یٰسین اختر مصباحی اپنے ایک

مضمون میں رقم طراز ہیں؛

''شوال ۱۴۱۵ھ کی بات ہے، میں اور صدیق مکرم مولانا محمد احمد اعظمی مصباحی کھڑک مسجد بمبئی میں (حضور احسن العلما سے) بغرض ملاقات حاضر ہوئے۔ دوران گفتگو جدالممتار جلد دوم کا ذکر آ گیا کہ المجمع الاسلامی مبارک پور کی طرف سے بتعاون رضا اکیڈمی بمبئی جلد ہی کمپیوٹر کے ذریعے اس کی اشاعت ہونے والی ہے۔ کام جاری ہے۔(حضور) احسن العلماء نے اپنی جانب سے ایک ہزار روپے عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا "یہ میری جانب سے رکھ لیں اور اسے جدالممتار کے مصارف میں شامل کر لیں۔(اہل سنت کی آواز،ص ۲۷،جلد ۲، جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ۔ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

یہ آج سے تقریباً ۲۳ سال کا ایک ہزار روپیہ ہے، آج اس کی کیا قیمت ہوئی؟ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔

الدولۃ المکیۃ عربی پر پیش لفظ:

الدولۃ المکیۃ کے پہلی بار عربی کمپوز شدہ نسخے کے لیے بحکم تاج الشریعہ بریلی میں ہی ایک دو روز مقیم رہ کر عربی میں پیش لفظ تحریر فرمایا جو اس کے ساتھ چھپ چکا ہے۔

الزلال الانقیٰ من بحر سبقۃ الاتقیٰ کی تصحیح:

الزلال الانقیٰ من بحر سبقۃ الاتقیٰ، از اعلیٰ حضرت کی تصحیح، فہرست سازی اور پیش لفظ کے لیے حضرت تاج الشریعہ نے بریلی شریف مدعو فرمایا۔ یہ کام قدیم ازہری مہمان خانے کے ایک روم میں رہ کر تقریباً ایک ہفتہ یا دس دن میں انجام پایا۔ اس کام کے درمیان حضرت تاج الشریعہ سے جگہ جگہ استصواب رائے بھی ہوتا رہا۔ یہ کتاب سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی عربی تصنیف ہے۔ جس میں امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بعد انبیا سب پر فضیلت کا بیان ہے۔ اور حضرت تاج الشریعہ نے اس کا اردو میں ترجمہ فرمایا ہے۔ یہ آفسیٹ کی کتابت تھی اور کسی معمولی کاتب نے لکھا تھا۔ مجبوراً حضرت نعمانی صاحب کو اسی پر محنت کرنی پڑی۔ مگر افسوس کہ تصحیح کے نشانات کو سامنے رکھ کر پورے طور سے تصحیح بنوائی نہیں جا سکی۔ کیوں کہ کتاب جب چھپ کر سامنے آئی تو اس میں کافی غلطیاں دیکھنے کو ملیں اور طلب کرنے پر تصحیح کا مسودہ بھی نہیں مل سکا کہ آئندہ اسے دوبارہ درست کرایا جا سکے۔ الحمدللہ ابھی حالیہ دنوں میں فاضل جلیل حضرت مولانا محمد حنیف خاں بریلوی نے اسے کمپوز کرا کے معیاری انداز سے شائع کیا ہے اور مارکیٹ میں موجود ہے۔

الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء:

الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء، از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی تصحیح و ترتیب کا

کام حضرت نعمانی صاحب نے تقریباً سن ۲۰۰۰ء میں مالیگاوں میں رہ کرانجام دیا۔تصحیح میں معاونت کے لیے مولانا اختر الاسلام صاحب بھی ساتھ تھے۔اس کی از سرنو کمپوزنگ مولانا افروز قادری چریا کوٹی نے کی۔تصحیح وترتیب کے بعد اس ضخیم کتاب کا پہلا ایڈیشن رضا اکیڈمی مالیگاوں سے شائع ہوا۔پھر دیگر مکتبے والے بھی اسے شائع کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔اس تصحیح کے دوران روزانہ ''مدو سیٹھ کی مسجد''میں بعد نماز عشاء حضرت نعمانی صاحب کے بیانات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔یہ تقاریر کیسیٹ میں محفوظ ہیں۔

تمہید ایمان بہ آیات قرآن:

حضرت نعمانی صاحب نے تمہید ایمان بہ آیات قرآن،کی تصحیح اورعنوان بندی کی۔آیات اور بعض احادیث کی تخریج بھی کی۔اس کتاب کی اشاعت طلبہ جامعہ اشرفیہ کی طرف سے غالباً ۱۹۷۷ء میں ہوئی تھی۔

اهلاک الوهابیین علی توهین قبور المسلمین:

اهلاک الوهابیین علی توهین قبور المسلمین ،از اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی جب حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے تعریب فرمائی تو مولانا قاری محمد افروز قادری چریا کوٹی کو دیا کہ اسے لے جایئے کہ نعمانی صاحب اس پر نظر ثانی کرلیں۔اس وقت مولانا افروز صاحب جامعۃ الرضا میں شعبہ تجوید وقراءت کے استاذ تھے۔چنانچہ انھوں نے اسے دیکھ کر حضرت کے پاس بھیج دیا اوروہ تعریب شدہ نسخہ جامعۃ الرضا سے شائع ہوا ہے۔تصحیح کنندہ میں نام اگرچہ غلطی سے دوسرے کسی صاحب کا آ گیا ہے۔

رسائل اعلیٰ حضرت کی ترتیب واشاعت:

1) بندوں کے حقوق (اعجب الامداد لمکفرات حقوق العباد،از اعلیٰ حضرت) کی ترتیب اور بعض عبارات کا ترجمہ کرکے حضرت نعمانی صاحب نے پہلے اس کی اشاعت دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ،پھر المجمع الاسلامی مبارک پور سے کرائی۔

2) ''شرح الحقوق لطرح العقوق''از اعلیٰ حضرت،تلخیص وترجمے کے ساتھ شائع کرائی۔

3) حقوق اولاد (ترتیب) مشعلۃ الارشاد الیٰ حقوق الاولاد؛ از اعلیٰ حضرت۔حقوق والدین اورحقوق اولاد پر ایک ساتھ المجمع الاسلامی سے چھپ رہی ہے۔تبلیغ سیرت پبلی کیشن،کلکتہ سے اور فاروقیہ بک ڈپو دہلی سے بھی شائع ہوئی ہے۔

4) رویت ہلال (ازکی الاهلال فی مسئلۃ رویۃ الہلال) از اعلیٰ حضرت،مکتبہ عزیزیہ،چھتن پورہ بنارس سے شائع کی۔جس کی کتابت مولانا ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم نے دور طالب علمی میں کی تھی۔

5) اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المرسلین بنام چالیس احادیث شفاعت، از اعلیٰ حضرت؛ ترتیب کے ساتھ پہلا ایڈیشن دار العلوم قادریہ چریاکوٹ اور دوسرا المجمع الاسلامی مبارک پور سے شائع کیا۔

6) خلافت صدیق وعلی، (غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق) کی حضرت نعمانی صاحب نے تصحیح وتسہیل کے بعد المجمع الاسلامی مبارک پور شائع کرایا۔

7) اعلیٰ حضرت کے رسالہ ''رسالہ تعزیہ داری'' کی تلخیص کر کے حضرت نعمانی صاحب نے مراسم محرم اور ان کے شرعی احکام کے نام سے المجمع الاسلامی مبارک پور سے شائع کیا۔

8) تخلیق ملائکہ (الھدایۃ المبارکۃ فی خلق الملائکۃ) از اعلیٰ حضرت کو ترتیب جدید کے بعد شائع کرایا۔

9) ذبیحہ اولیا (سبل الاصفیا فی حکم الذبح للا ولیا)، از اعلیٰ حضرت کو ترتیب جدید کے بعد شائع کرایا۔

10) تمہید ایمان، طلبہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے شائع کرایا۔

مفتی اعظم نمبر، کانپور:

حضرت نعمانی صاحب نے ماہنامہ استقامت کانپور کے مفتی اعظم نمبر کے لیے مضامین کی فراہمی، کتابت کی تصحیح اور ترتیب میں مولانا ظہیر الدین قادری (ایڈیٹر) کا بھرپور ساتھ دیا۔ اس کی اشاعت میں تعاون حاصل کرنے کے لیے اہل خیر حضرات سے آپ کی ملاقات بھی کرائی۔ مضامین وتاثرات حاصل کرنے کے لیے سفر بھی کیا۔

جہان مفتی اعظم، رضا اکیڈمی ممبئی:

حضرت نعمانی صاحب نے اس عظیم وضخیم مجموعہ مقالات (تقریباً بارہ سو صفحات) کی تصحیح وترتیب میں تقریباً چار ماہ صرف کیے۔ آپ کے ساتھ حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب نے بھی بھرپور کام کیا۔ تقریباً جملہ مقالات پر آپ نے بھی نظر ثانی فرمائی۔ اس کی ترتیب وتصحیح میں مولانا مقبول احمد بھی ساتھ تھے۔

سوسالہ عرس اعلیٰ حضرت کی پیش کش:

سوسالہ عرس اعلیٰ حضرت (نومبر ۲۰۱۸ء) میں شرکت کی اور اس بار عرس اعلیٰ حضرت کے تعلق سے (۱) امام احمد رضا اور ان کی تعلیمات (اضافہ شدہ ایڈیشن) (۲) الوظیفۃ الکریمہ (دعاؤں کا مجموعہ)، از اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو نئی کمپوزنگ اور پیش لفظ کے ساتھ المجمع الاسلامی مبارک پور کی طرف سے شائع کرایا (۳) امام احمد رضا اور اوراد وادعیہ، از مولانا افروز قادری چریاکوٹی کی تصحیح واشاعت میں حصہ لیا۔

امام احمد رضا صدی نمبر کی تصحیح:

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے سوسالہ عرس کے موقع سے دوماہی رسالہ ''رضائے مدینہ'' جمشید پور (ایڈیٹر مولانا عبدالمالک مصباحی) کا امام احمد رضا صدی نمبر، ادارہ افکار رضا، جمشید پور نے شائع کیا۔ جو امام احمد رضا کے سائنسی و سماجی افکار و نظریات پر مشتمل ہے۔ یہ نمبر ۶۴۰ صفحات کا ہے۔ جس کے نصف حصہ ''سماجی افکار و نظریات'' کے مقالات پر حضرت نعمانی صاحب نے نظر ثانی کی ہے اور ایڈیٹر کو مفید مشوروں سے نوازا ہے۔ جس کے لیے مولانا موصوف مبارکپور اور چریا کوٹ خود تشریف لائے اور استفادہ کیا۔

اس مختصر سے مضمون میں حضرت نعمانی صاحب کی رضویات کے حوالے سے تمام سرگرمیاں سمیٹی نہیں جاسکتیں، لیکن کوشش ضرور کی گئی ہے اور مبالغہ آرائی سے ایک حد تک گریز کیا گیا ہے۔

محمد عارف رضا نعمانی مصباحی

ایڈیٹر، سہ ماہی پیام برکات،

البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ،

علی گڑھ، یوپی۔